کچھ لکھا ہے وہ ان تمام لوگوں کے لئے سرمۂ عبرت ہے۔ جو اپنے جگر گوشوں کو اپنے ہاتھوں سے تہذیب مغرب کے حوالے کر کے جہنم کی آگ میں دھکیل رہے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ اگر "الاسلام" باقاعدگی سے اسی انداز سے مصروف خدمت رہا اور حضرت باوا صاحب اسی انداز میں اس کو نکالنے کا اہتمام کرتے رہے تو یہ پوری قوم و ملت کے لئے مینارۂ نور و ہدایت ثابت ہوگا۔ اور ظلمت کدہ یورپ میں آفتاب ہدایت بن کر چمکے گا۔ نیز ذاتی طور پر حضرت باوا صاحب کا بے حد ممنون اور شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اس امر مہم میں مرکز علم دارالعلوم حقانیہ کے فاضل و مدرس حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ (جو درجنوں کتابوں کے مصنف، ماہنامہ الحق کے نائب مدیر اور دارالعلوم میں اعلیٰ کتابوں کے استاذ ہیں) کی مشاورت اور معاونت سے فائدہ اٹھایا۔ موصوف کی شرکت سے "الاسلام" کے اثرات تہذیب مغرب اور لادینیت کے خلاف دو آتشہ ہوں گے۔ باری تعالیٰ ادارہ کے تمام کارکنوں منتظمین و معاونین کے درجات بلند فرماوے اور توفیق دے کہ وہ "الاسلام" کو زیادہ سے زیادہ بہتر صورت میں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ (سمیع الحق)

مسند ابوداؤد الطیالسیؒ (عربی) تصنیف، امام ابوداؤد سلیمان بن داؤد الطیالسیؒ
ناشر مکتبہ حسینیہ۔ قذافی روڈ۔ گرجاکھ۔ گوجرانوالہ۔ صفحات ۴۵۶۔ قیمت ۱۵۰ روپے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی تدوین و حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں جس طرح ائمہ حدیث، امام بخاریؒ، امام ترمذیؒ، امام مسلمؒ، امام احمدؒ کا نام روشن اور احادیث کی سند اور صحت روایات کی ضمانت ہے اسی طرح امام ابوداؤد الطیالسیؒ نے بھی دوسری صدی کے آخر اور تیسری صدی کے اوائل میں ارشادات رسولؐ کی حفاظت اور آئندہ نسلوں تک پہنچانے، جمع و تدوین، فقہی ترتیب، ان کی چھان پھٹک صحیح و ضعیف اور موضوع روایات میں امتیاز اور فرق کو واضح کرنے کے سلسلہ میں شب و روز محنت و مشقت کر کے "مسند" مرتب کر کے علمی و حدیثی حلقوں پر عظیم احسان کیا۔ موصوف کے جمع کردہ ذخیرۂ حدیث کو علمی و دینی، تحقیقی و تدریسی حلقوں میں نمایاں اور مستند مقام حاصل ہے۔ مسند ابوداؤد الطیالسی کافی عرصہ قبل حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی تھی اور اب مکتبہ حسینیہ کو یہ اولیت اور سبقت کا شرف حاصل ہوا ہے کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی خدمت میں حیدرآباد دکن کے نسخہ کو خوبصورت عکسی طباعت، معیاری کاغذ اور مضبوط جلد بندی کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ گرانی اور مہنگائی کے اس دور میں قیمت معقول ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)